باب 3

صوبائی حکومت کیسے کام کرتی ہے

(How the State Government Works)

گذشتہ سال ہم نے اس حقیقت پر گفتگو کی کہ حکومت تین سطح پر کام کرتی ہے۔ مقامی (Local)، صوبائی (State) اور قومی (National) اور مقامی حکومت کے کام کو قدرے تفصیل سے پڑھا۔ اس باب میں ہم صوبائی سطح پر حکومت کے کام کا جائزہ لیں گے۔ جمہوریت میں یہ کس طرح عمل میں آتی ہے؟ ممبر قانون ساز اسمبلی [Memeber of Legislative Assembly (MLA)] اور وزراء کا رول کیا ہے؟ لوگ اپنا نقطۂ نظر کس طرح بیان کرتے ہیں اور کیسے حکومت سے کارروائی کا مطالبہ کرتے ہیں۔ صحت کی مثالوں کے ذریعے ہم ان سوالات پر نظر ڈالیں گے۔

ذمے داری کس کی؟

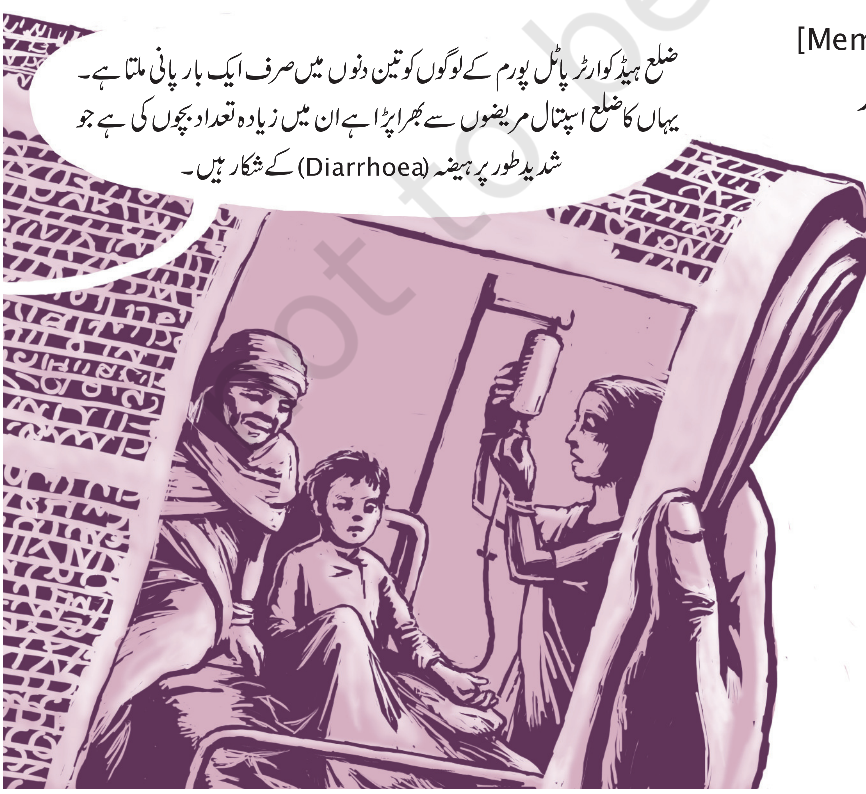

4718CH03

© NCERT not to be republished

M.L.A ایم۔ایل۔اے کون ہوتا ہے

اوپر کے حصے میں تم پاٹل پورم کے کچھ واقعات کے بارے میں پڑھ چکے ہو آپ میڈیکل افسر کلکٹر (Collector) وغیرہ جیسے سرکاری ناموں سے واقف ہوں گے لیکن کیا آپ نے M.L.A اور قانون ساز اسمبلی یعنی Lagislative Assembly کے بارے میں کبھی سنا ہے؟ کیا آپ اپنے علاقے کے ایم۔ایل۔اے کو جانتے ہیں کیا آپ بتا سکیں گے وہ کس پارٹی سے تعلق رکھتے ہیں یا رکھتی ہیں۔

پاٹل پورم میں کیا ہو رہا ہے؟

یہ مسئلہ سنجیدہ کیوں ہے؟

آپ کے خیال میں اوپر بیان کی گئی صورتحال میں کیا کاروائی کی جاسکتی ہے۔آپ کی نگاہ میں یہ کاروائی کسے کرنی چاہیے۔ بحث کیجیے۔

© NCERT not to be republished

قانون ساز اسمبلی کے ممبران (M.L.A) عوام کے ذریعے چنے جاتے ہیں پھر یہ قانون ساز اسمبلی کے ممبر بنتے ہیں اور حکومت بھی بناتے ہیں۔ اس طریقے سے ہم کہتے ہیں کہ ایم۔ ایل۔ اے عوام کی نمائندگی کرتے ہیں نیچے دی گئی مثال اس بات کو بہتر طریقے سے سمجھنے میں مدد دے گی۔

ہندوستان کی ہر ریاست میں ایک قانون ساز اسمبلی ہے۔ ہر ریاست کو مختلف علاقوں یا حلقوں میں (Constituencies) میں بانٹا گیا ہے۔ مثال کے لیے نیچے دیئے گئے نقشے کو دیکھیں۔ اس میں ریاست ہماچل پردیش کو 68 اسمبلی حلقوں میں بٹا ہوا دکھایا گیا ہے۔ ہر حلقہ انتخاب (Constituency) سے عوام اپنا ایک نمائندہ چنتے ہیں۔ جو ممبر قانون ساز اسمبلی (M.L.A) کہلاتا ہے۔ آپ نے دھیان دیا ہوگا کہ بہت سے لوگ مختلف پارٹیوں کے ناموں کے ساتھ چناؤ لڑتے ہیں۔ اس طرح یہ ایم۔ ایل۔ اے مختلف پارٹیوں سے تعلق رکھتے ہیں۔

ایم۔ ایل۔ اے کس طرح وزیر یا وزیر اعلی بنتے ہیں۔ وہ سیاسی پارٹی جس کے ممبران قانون ساز اسمبلی کی تعداد اس ریاست کے کل چناو حلقوں کی تعداد سے آدھے سے زیادہ ہوتی ہے وہ اکثریت (Majority) میں کہلاتی ہے۔ وہ سیاسی پارٹی جس کے پاس اکثریت ہوتی ہے حکمراں پارٹی (Ruling Party) کہلاتی ہے۔ اور دوسرے تمام ممبران حزب مخالف (Oposition) کہلاتے ہیں۔ مثلاً ریاست ہماچل پردیش کی قانون ساز اسمبلی میں 68 انتخابی حلقے ہیں۔

اپنے استاد کے ساتھ حسب ذیل اصطلاح پر بات چیت کیجیے عوامی میٹنگ (Public Meeting) ہندوستان کی ریاستیں حلقہ انتخاب (Constituency) اکثریت (Majority) اور برسرِ اقتدار پارٹی اور (Oposition) حزب مخالف۔

کیا آپ ان اصطلاحات کو اپنے صوبے کے حوالے سے سمجھا سکتے ہیں؟

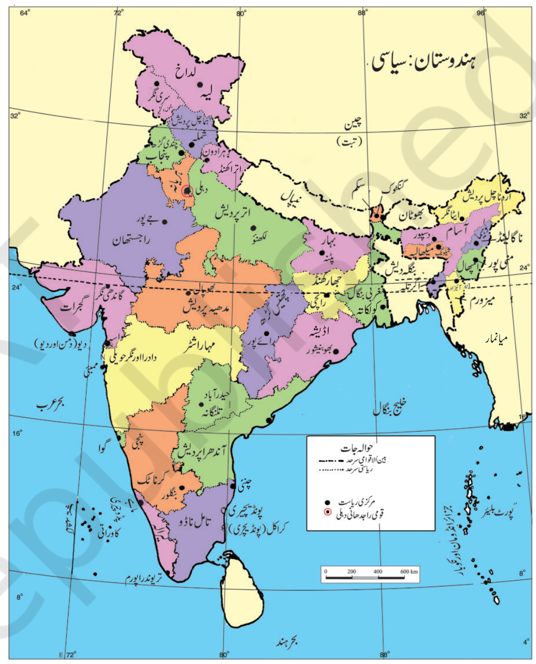

ہندوستان کے چھوٹے سے نقشے میں ریاست ہماچل پردیش کو ہرے رنگ سے دکھایا گیا ہے۔

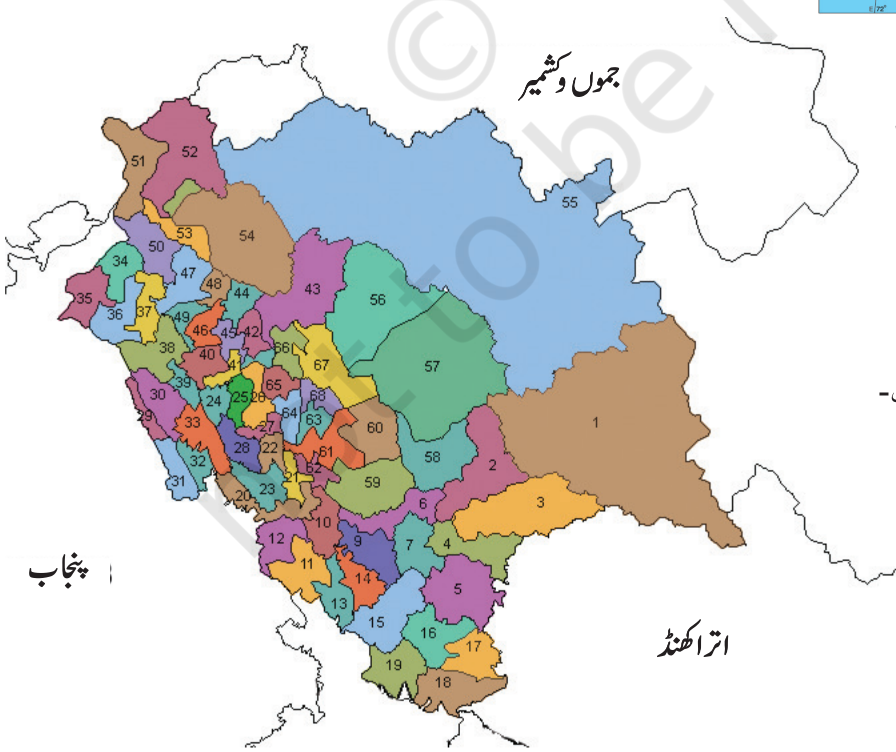

پنسل کی مدد سے صفحہ 112 پر دئیے گئے نقشے پر ان کی نشاندھی کریں۔

(i) وہ ریاست جس میں آپ رہتے ہیں۔

(ii) ریاست ہماچل

© NCERT not to be republished

ہماچل پردیش میں 2017 کے اسمبلی الیکشن کے نتائج۔

سیاسی پارٹی	چنے گئے ممبران اسمبلی کی تعداد
بھارتیہ جنتا پارٹی (BJP)	44
انڈین نیشنل کانگریس (INC)	21
کمیونسٹ پارٹی آف انڈیا (CPI)	01
آزاد (جو کہ کسی پارٹی سے تعلق نہیں رکھتے)	02
کل	68

مزید تفصیل کے لیے visit http://hpvidhansabha.nic.in پر کلک کریں

مختلف سیاسی پارٹیوں کے امیدوار 2017 کے اسمبلی الیکشن میں کامیاب ہوئے اور ایم۔ ایل۔ اے بن گئے۔ چونکہ قانون ساز اسمبلی میں کل ایم۔ ایل۔ اے کی تعداد 68 ہے۔ اس لیے کسی سیاسی جماعت کو اکثریت حاصل کرنے کے 34 ایم۔ ایل۔ اے کی حمایت ضروری ہے۔ بھارتیہ جنتا پارٹی کو 44 ایم۔ ایل۔ اے کی حمایت حاصل تھی اس لیے وہ اقتدار پر قابض ہوئی۔ بقیہ تمام ایم۔ ایل۔ اے حزب اختلاف قرار پائے گئے۔ اس معاملہ میں، انڈین نیشنل کانگریس کے پاس بی۔ جے۔ پی کے بعد سب سے زیادہ ایم۔ ایل۔ اے تھے اس لیے وہ سب سے بڑی اپوزیشن پارٹی بنی۔ حزب اختلاف میں آزاد امیدوار کے ساتھ دیگر پارٹیاں شریک تھیں۔

الیکشن کے بعد حکمراں پارٹی سے تعلق رکھنے والے ممبران اسمبلی اپنے لیڈر کا انتخاب کریں گے جو کہ اس ریاست کا وزیر اعلیٰ بنے گا۔ اس معاملے میں بی۔ جے۔ پی ممبران اسمبلی نے شری جے رام ٹھاکر کو اپنا لیڈر چنا اور وہ وزیر اعلیٰ بنائے گئے۔ پھر وزیر اعلیٰ دوسرے لوگوں کو وزراء کی حیثیت سے منتخب کرتا ہے۔ انتخاب کے بعد اس ریاست کا گورنر نئے وزیر اعلیٰ اور دوسرے وزرا کی تقرری کی منظوری دیتا ہے۔

متعدد سرکاری محکمے اور وزارتوں کے کام کاج کی دیکھ بھال کی ذمے داری وزیر اعلیٰ اور دوسرے وزراء کی ہوتی ہے۔ سب کے الگ الگ دفاتر ہوتے ہیں۔ قانون ساز اسمبلی وہ جگہ ہے جہاں تمام ممبران اسمبلی خواہ وہ حکمران پارٹی کے ہوں یا حزب اختلاف کے۔ ایک ساتھ بیٹھ کر مختلف مسائل پر بحث کرتے ہیں۔ اس طرح کچھ ممبران اسمبلی دوہری ذمے داریاں نبھاتے ہیں، ایک بحیثیت ممبر اسمبلی (MLA) اور دوسرے وزیر کی حیثیت سے۔ اس کے بارے میں ہم آگے پڑھیں گے۔

جس طرح ہماچل پردیش کا خاکہ اوپر دیا گیا ہے۔ اسی طرح اپنے صوبے کے لیے بھی ایک خاکہ تیار کیجیے۔

ریاست کا صدر گورنر ہوتا ہے۔ وہ مرکزی حکومت کے ذریعے اس بات کو یقینی بنانے کے لیے مقرر کیا جاتا ہے کہ ریاستی حکومت دستور کے اصول وضوابط کے مطابق کام کرے گی۔

کبھی کبھی حکمراں پارٹی صرف ایک ہی پارٹی نہیں ہوتی۔ بلکہ کئی پارٹیوں کا گروپ ایک ساتھ مل کر کام کرتا ہے۔ اس کو ہم اتحاد (Coalition) کہتے ہیں۔ اپنے استاد کے ساتھ اس پر بحث کیجیے۔

© NCERT not to be republished

قانون ساز اسمبلی میں ایک بحث

آفرین سجا تا اور بہت سے دوسرے طلباء نے ریاستی راجدھانی کا سفر کیا تا کہ وہ قانون ساز اسمبلی دیکھ سکیں جس کا اجلاس ایک خوبصورت عمارت میں چل رہا تھا۔ بچے پر جوش تھے۔حفاظتی جانچ کے بعد ان کو اوپر لے جایا گیا۔ وہاں بنی گیلری سے وہ نیچے بنا بڑا ہال دیکھ سکتے تھے۔ جہاں میزوں کی کئی قطاریں تھیں۔

اسمبلی میں موجودہ مسائل پر بحث ہونے والی تھی۔ بحث کے دوران ممبران اسمبلی اپنی رائے کا اظہار کرسکتے ہیں۔مسئلے سے متعلق سوالات کرسکتے ہیں۔ یا حکومت کو بہتر نتائج کے لیے مشورے بھی دے سکتے ہیں۔اور کوئی جواب دینا چاہے تو دے سکتا ہے۔

اس کے بعد وزیر سوالات کے جوابات دیتا ہے اور اسمبلی کو یہ یقین دہانی کرانے کی کوشش کرتا ہے کہ مناسب اقدامات کیے جارہے ہیں۔ وزیراعلیٰ اور دوسرے وزراء فیصلے لیتے ہیں اور حکومت چلاتے ہیں۔ ہم عام طور پر ان کے بارے میں سنتے رہتے ہیں۔ خبروں کے چینلوں پر دیکھتے ہیں یا اخبارات میں پڑھتے ہیں۔ پھر بھی جتنے بھی فیصلے لیے جاتے ہیں ان کو قانون ساز اسمبلی کی منظوری لینی ہی پڑتی ہے۔ جمہوری نظام میں یہ ممبران سوالات پوچھ سکتے ہیں۔ اہم معاملات پر بحث کرسکتے ہیں۔ پیسے کہاں خرچ کرنے چاہییں۔اس پر فیصلہ لیتے ہیں وغیرہ۔ان کو خاص اختیارات حاصل ہیں۔

ایم.ایل.اے نمبرایک: میرے اسمبلی حلقہ اکھنٹ گاؤں میں گذشتہ تین ہفتوں کے دوران ڈائریا سے 15 اموات ہوچکی ہیں مجھے لگتا ہے حکومت کے لیے یہ شرم کی بات ہے کہ وہ ابھی تک ڈائریا جیسی معمولی پریشانی کو بھی روک پانے میں ناکام رہی ہے۔ حالانکہ سرکار خود کو ٹیکنالوجی کا حمایتی بتاتی ہے۔ میں وزیرصحت کی توجہ اس طرف مبذول کرانا چاہتا ہوں کہ وہ اس صورت حال میں قابو پانے کے لیےفوری اقدامات کریں۔

ایم.ایل.اے نمبردو: میرا سوال یہ ہے کہ سرکاری اسپتالوں کی حالت اتنی بدتر کیوں ہے؟ حکومت ہمارے ضلع میں باقاعدہ ڈاکٹروں اور دوسرے میڈیکل اسٹاف (طبی عملے) کی تقرری کیوں نہیں کرتی؟ میں جاننا چاہوں گا کہ حکومت اس صورت حال سے نپٹنے کے لیے کیا منصوبے بنارہی ہے۔جس کے پھیلنے سے عوام کی ایک بڑی تعداد متاثر ہورہی ہے۔ یہ ایک وبا ہے۔

ایم.ایل.اے نمبرتین: میرے حلقہ انتخاب تولا پٹی میں بھی پانی کی سخت قلت ہے۔ عورتوں کو 4-3 کلومیٹر کا فاصلہ پانی لانے کے لیے طے کرنا پڑتا ہے۔ پانی کے کتنے

© NCERT not to be republished

ٹینکروں کی خدمات پانی مہیا کرانے کے لیے لی گئی ہیں۔ کتنے کنوؤں اور تالابوں کی صفائی کی گئی ہے۔اور جراثیم سے پاک کیا گیا ہے۔

ایم.ایل.اے نمبر چار: میں سمجھتا ہوں کہ میرے ساتھی، مسائل کو بڑھا چڑھا کر پیش کر رہے ہیں۔حکومت نے حالات پر قابو کرنے کے لیے اقدامات کیے ہیں۔ پانی کے ٹینکروں کی خدمات لی جارہی ہیں۔ او۔آر۔ایس کے پیکٹ تقسیم کیے جارہے ہیں۔ حکومت عوام کی مدد کے لیے ہر ممکن کوشش کر رہی ہے۔

ایم. ایل. اے نمبر پانچ: ہمارے اسپتالوں میں سہولتیں بہت کم ہیں۔ بہت سے اسپتالوں میں گذشتہ کئی سالوں سے نہ تو ڈاکٹر ہیں اور نہ طبی عملے (Medical Staff) کی تقرری ہوتی ہے۔ایک دوسرے اسپتال میں ڈاکٹر لمبی چھٹی پر گئے ہوئے ہیں۔ یہ بڑی شرم کی بات ہے۔ میں سمجھتا ہوں حالات بدتر ہوتے جارہے ہیں۔ ہم اس بات کو کس طرح یقینی بنائیں گے کہ ORS کے پیکٹ متاثرہ علاقوں میں تمام لوگوں تک پہنچ سکیں۔

ایم.ایل.اے نمبر چھ: حزبِ مخالف کے ممبران غیر ضروری طور پر حکومت پر الزام لگا رہے ہیں۔ سابقہ حکومت نے صفائی ستھرائی پر کوئی دھیان نہیں دیا۔ ہم نے کوڑا کرکٹ کی صفائی کی ایک مہم چلا رکھی ہے۔ جو برسوں سے چاروں طرف بکھرا پڑا ہے۔

اس تصویر میں کیا آپ حکمراں پارٹی اور حزبِ مخالف کے ممبران کی پہچان کر سکتے ہیں۔حکمراں پارٹی کے ممبران کو ایک رنگ سے اور حزبِ مخالف کو دوسرے رنگ سے بھریں۔

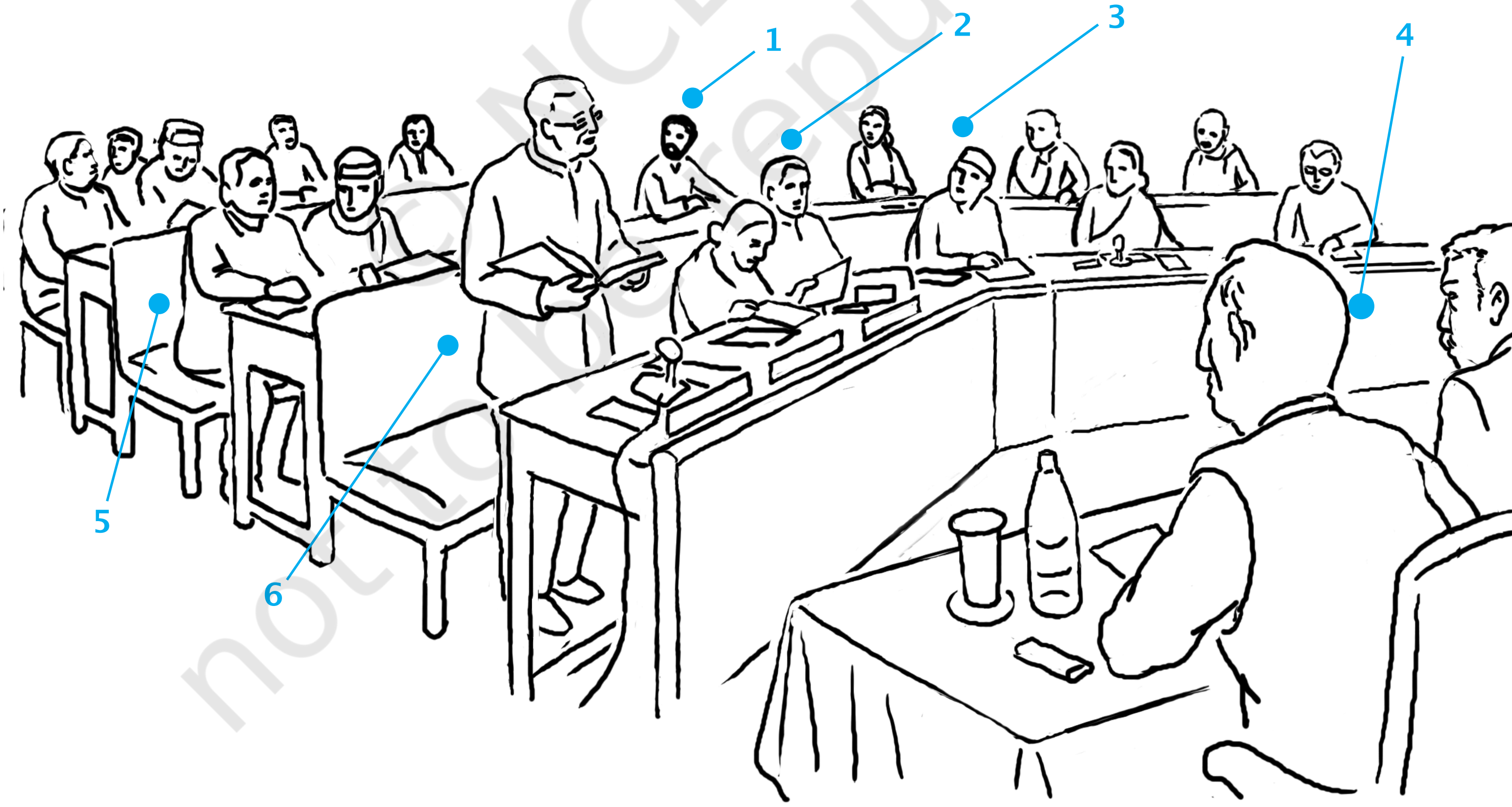

پچھلے حصے میں آپ قانون ساز اسمبلی میں بحث ومباحثہ کے بارے میں پڑھ چکے ہیں حکومت کے ذریعے اٹھائے گئے یا نہ اٹھائے گئے اقدامات پر ممبران بحث کر رہے تھے۔ ایسا اس لیے ہے کیونکہ تمام ممبران اسمبلی (MLAs) حکومت کے کام کے لیے ذمے دار ہیں۔ عام بول چال میں لفظ ''حکومت'' (Government) سے مراد سرکاری محکمے ہیں یا مختلف وزرا ہیں جو ان اداروں کی صدارت کرتے ہیں۔ ان سب کا حاکم اعلیٰ وزیر اعلیٰ ہے۔ مناسب الفاظ میں اس کو حکومت کا انتظامیہ حصہ کہتے ہیں۔ تمام ممبران جو قانون ساز اسمبلی میں اکٹھا ہوتے ہیں وہ مجلس قانون ساز (Lagislature) کہلاتے ہیں۔ یہ وہ لوگ ہیں جو حکومت کو کام کی اجازت دیتے ہیں اور نگرانی بھی کرتے ہیں۔ جیسا کہ ہم نے پچھلے حصوں میں دیکھا۔ ان کے درمیان میں سے ہی کسی کو عاملہ کا صدر یا وزیر اعلی بنایا جاتا ہے۔

وہ کیا دلائل تھے جو کہ مختلف ممبران اسمبلی نے یہ کہتے ہوئے پیش کیے کہ حکومت ریاست کی صورتحال سے نپٹنے کے لیے سنجیدہ نہیں۔

اگر آپ وزیر صحت ہوتے تو اوپر کی بحث کا کس طرح جواب دیتے۔

آپ کے خیال میں اوپر کی بحث کسی طرح فائدے مند ثابت ہوئی ہوگی، بحث کیجیے۔

حکومت کے کاموں کے لحاظ سے، ایک ایم۔ ایل۔ اے اور دوسرا وہ ایم ایل اے جو کہ وزیر بھی ہے کے درمیان فرق کو واضح کیجیے۔

حکومت کا طریقۂ کار (Working of the Government)

قانون ساز اسمبلی ہی واحد وہ جگہ نہیں ہے جہاں حکومت کے کام کے بارے میں اپنی رائے کا اظہار کیا جاتا ہے اور کاروائی کی مانگ کی جاتی ہے۔ آپ نے دیکھا ہوگا کہ اخبارات ٹی۔ وی چینل اور بہت سی دوسری تنظیمیں حکومت کے کام وکردار پر مستقل اظہار خیال کرتی رہتی ہیں۔ جمہوریت میں ایسے بہت سے طریقے ہیں جس کے ذریعے عوام اپنے نظریے بیان کرتے ہیں اور کارروائی بھی کرتے ہیں۔ آیئے ایسے ہی ایک طریقے پر غور کرتے ہیں۔

اسمبلی میں بحث کے فوراً بعد وزیر صحت کے ذریعے ایک پریس کانفرنس (Press Conference) کا انعقاد کیا گیا۔ مختلف اخباروں کے نمائندے وہاں موجود تھے وزیر اور کچھ بڑے سرکاری افسران بھی وہاں موجود تھے۔ وزیر نے حکومت کے ذریعے اٹھائے گئے اقدامات کی تفصیل بتائی صحافیوں نے اس میٹنگ میں بہت سے سوالات کیے۔ پھر یہ بات چیت مختلف اخبارات میں چھاپی گئی۔ ذیل کے صفحے میں ایسی ہی ایک رپورٹ ہے۔

اگلے ہفتے کے دوران وزیر اعلی اور وزیر صحت نے ضلع پاٹل پورم کا دورہ کیا۔ وہ لوگ مرنے والوں کے رشتے داروں سے بھی ملے۔ اور پھر ہسپتال میں بھی لوگوں سے ملنے گئے۔ حکومت نے ان متاثرہ خاندانوں کے لیے معاوضہ کا اعلان کیا۔ وزیر اعلیٰ نے یہ

© NCERT not to be republished

حکومت کے ذریعے ڈایریا کنٹرول کرنے کے لیے اٹھائے گئے دو اقدامات کے بارے میں لکھیے۔

حکومت نے کوڑے کی بومحسوس کرلی

وزیراعلیٰ نے کام کے لیے فنڈ کا وعدہ کیا

پائل پورم/روی آہوجہ

پچھلے کچھ ہفتوں کے دوران ہماری ریاست کے کچھ ضلعوں میں کئی اموات ہوچکی ہیں حکومت کا اس پریشانی کو سنجیدگی سے نہ لینے پر عوام نے سخت احتجاج کیا ہے۔ وزیرصحت نے آج پریس کانفرنس میں وضاحت کرتے ہوئے کہا کہ حکومت نے تمام کلکٹروں (Collector) اور اعلیٰ طبی افسروں (CMO) Chief Medical officers سے فوری اقدامات کرنے کو کہا ہے۔ سب سے اہم مسئلہ پینے کے پانی کا ہے۔ وزیرموصوف کہا کہ وہ ہر گاؤں میں پانی کے ٹینکر مہیا کرانا چاہتے ہیں۔ وزیراعلیٰ نے اس کام کے لیے مکمل فنڈ مہیا کرانے کا وعدہ کیا ہے۔ ان کا منصوبہ ایسی مہم شروع کرنے کا ہے کہ ڈایریا روکنے کے لیے اقدامات سے متعلق عوام کو معلومات مہیا کی جائیں گی۔ ایک صحافی کے یہ پوچھنے پر کہ جو کوڑا کرکٹ مہینوں سے چاروں طرف بکھرا پڑا ہے اس کو فوری طور پر اٹھانے کے لیے کیا اقدامات کیے جارہے ہیں، وزیراعلیٰ نے کہا کہ وہ اس معاملے کی جانچ کریں گے۔

پریس کانفرنس کا مقصد کیا ہے؟ حکومت کیا کررہی ہے۔ یہ معلومات حاصل کرنے میں پریس کانفرنس کس طرح آپ کی مدد کرتی ہے۔

بھی کہا کہ مسئلہ صرف صفائی کا نہیں تھا بلکہ صاف پینے کی پانی کی کمی بھی ایک وجہ تھی۔ انھوں نے کہا کہ ایک اعلیٰ سطحی تحقیقاتی کمیٹی قائم کی جائے گی جو ضلع میں سہولیات کے متعلق ضروریات پر غور کرے گی اور وزیر برائے تعمیرات عامہ سے درخواست کرے گی کہ اس علاقے میں مناسب پانی کی ضروریات کی طرف دھیان دیا جائے۔

جمہوری نظام میں عوام اپنی رائے کو آواز دینے کے لیے اور حکومت کے خلاف احتجاج کرنے کے لیے جلسے منعقد کرتے ہیں۔

جیسا کہ آپ نے اوپر دیکھا کہ وہ لوگ جو حکومت میں ہیں مثلاً وزیراعلیٰ اور وزیرصحت ۔ ان کو کارروائی کرنی پڑتی ہے۔ یہ کام وہ متعدد محکموں (جیسے Public Works Department محکمہ تعمیرات عامہ، محکمہ زراعت، محکمہ صحت، محکمہ تعلیم وغیرہ) کے ذریعے کرتے ہیں۔ حکومت کے ذمے داران کو قانون ساز اسمبلی میں پوچھے گئے سوالات کے جوابات بھی دینے ہوتے ہیں اور سوالات کرنے والوں کو یقین دہانی کرانی ہوتی ہے کہ مناسب اقدامات کیے جارہے ہیں۔ بیک وقت اخبارات اور میڈیا وسیع پیمانے پر مسائل پر بحث کرتے ہیں اور حکومت کو ان کا جواب دینا ہوتا ہے۔ مثال کے طور پر پریس کانفرنس کے ذریعہ۔

حکومت صحت اور صفائی کی سہولیات کو دیکھنے کے لیے ریاست کے لیے نئے قانون بنانے کا فیصلہ کرسکتی ہے۔ مثال کے طور پر میونسپل کارپوریشن کے لیے یہ بات

© NCERT not to be republished

لازمی کی جاسکتی ہے کہ ہر شہری علاقے میں مناسب بیت الخلا (Toilets) بنائے جائیں۔ ہر گاؤں میں ہیلتھ ورکر کی تقرری کو بھی یقینی بنایا جاسکتا ہے۔ کسی خاص مسئلے پر قانون بنانے کا یہ عمل ہر ریاست کی قانون ساز اسمبلی میں ہوتا ہے۔ پھر حکومت کے متعدد محکمے ان قوانین کو نافذ کرتے ہیں۔ پورے ملک کے لیے قوانین پارلیمنٹ میں بنائے جاتے ہیں۔ پارلیمنٹ کے بارے میں تفصیل سے آپ آئندہ سال پڑھیں گے۔
جمہوریت میں عوام قانون ساز اسمبلی کے ممبر کی حیثیت سے اپنے نمائندے چنتے ہیں اس طرح مکمل اختیار عوام ہی کے ہاتھ میں ہے۔ حکمراں پارٹی کے ممبران پھر حکومت سازی کرتے ہیں اور کچھ ممبروں کو وزیر مقرر کیا جاتا ہے۔ یہ وزرا حکومت کے متعدد محکموں کے انچارج ہوتے ہیں جیسے کہ مندرجہ بالا مثال میں محکمہ صحت۔ جو کام بھی ان محکموں کے ذریعے انجام دیے جاتے ہیں ان کو قانون ساز اسمبلی کے ممبران کی منظوری ملنی ضروری ہوتی ہے۔

جمہوری حکومت میں اپنی رائے یا گورنمنٹ کے خلاف احتجاج کرنے کے لیے میٹنگ کرتے ھیں۔

محکمے کا نام	ان کے کام کی مثالیں
اسکولی تعلیم	
محکمہ تعمیرات عامہ (PWD)	
زراعت	

وال پیپر کا منصوبہ (Wall Paper Project)

حکومت کے مختلف محکموں کے انجام دیے گئے جن کاموں کا ذکر اوپر کیا گیا ہے اپنے استاد کی مدد سے اُن کے بارے معلوم کیجیے اور جدول میں بھریئے۔

وال پیپر ایک دلچسپ سرگرمی ہے جس کے ذریعے کسی خاص پسندیدہ موضوع پر تحقیق کی جاسکتی ہے۔ نیچے دی گئی تصاویر واضح کرتی ہیں کہ کلاس روم میں وال پیپر تیار کرنے کے مختلف مراحل کیا ہیں۔

موضوع کا تعارف کرانے اورپوری کلاس کے ساتھ مختصر گفتگو کے بعد استاد پوری کلاس کو گروپ میں تقسیم کرتاہے۔ مختلف گروپ مسئلے پر بحث کر کے یہ فیصلہ کرتے ہیں کہ وہ اپنے وال پیپر میں کیا کیاشامل کرنا پسند کریں گے۔ پھر بچے انفرادی طور پر یا جوڑے بناکر کام کریں تاکہ اکٹھا کیاھوا مواد (Material) پڑھ کر اپنے مشاھدے یا تجربات لکھیں۔ وہ تخلیقی کھا نیاں۔ نظمیں، کیس اسٹڈی اور انٹرویو کے ذریعے ایسا کرسکتے ہیں۔

گروپ کے بچے اپنے منتخب کیے ہوئے،اکٹھا کیے ہوئے، بتائے ہوئے یا تحریری مواد پر نظر ڈالتے ہیں۔ وہ انھیں پڑھ کر ایک دوسرے کو مشورے دیتے ہیں۔وال پیپر میں کن چیزوں کو شامل کرنا چاھیے اس کا فیصلہ کرتے ہیں اور پھر اس کی ترتیب کو آخری شکل دیتے ہیں۔

پھر ہر گروپ اپنا وال پیپر پوری جماعت کے سامنے پیش کرتا ہے۔ یہ بات بہت اہم ہے کہ ہر گروپ کے ایک سے زیادہ بچوں سے اسے پیش کرنے کو کہا جائے اور یہ کہ ہر گروپ کو اپنے کام پرروشنی ڈالنے کے لیے یکساں وقت فراہم کیا جائے۔ ہرگروپ کی پیش کش کے بعد درج ذیل باتوں پررد عمل پیش کرنا ایک اچھا خیال ہوگا۔ وہ خود سے اورکیا کرسکتے تھے!ان کے کام کو کس طرح اور بہتر طریقے سے منظم کیا جاسکتا تھا!کس طرح تحریر اور پیشکش کو بہتر بنایا جاسکتا تھا!

2006کے ڈینگو کی وبا کے بارے میں تیار کیا گیا وال پیپر۔جسے اترپردیش میں ہنڈی۔غازی آباد کے کیندریہ دویالیہIIکے چھٹی جماعت کے بچوں نے تیار کیا۔

ریاستی حکومت کے کاموں سے متعلق مسائل جیسے تعلیمی پروگرام۔نظم وضبط کا مسئلہ۔مڈڈے میل اسکیم وغیرہ میں سے کسی پر اسی طرح وال پیپر کا منصوبہ تیار کیجیے۔

NCERT not to be republished

مشق

1۔ حلقہ انتخاب اور نمائندگی کی اصطلاح کو استعمال کرتے ہوئے واضح کیجیے کہ ایم۔ایل۔اے کون ہوتا ہے اور وہ کس طرح چنا جاسکتا ہے؟

2۔ کچھ ایم۔ایل۔اے کس طرح وزیر بنتے ہیں، وضاحت کیجیے۔

3۔ وزیر اعلیٰ اور دوسرے وزرا کے کیے گئے فیصلوں پر قانون ساز اسمبلی میں بحث کیوں ہونی چاہیے؟

4۔ پاٹل پورم میں کیا پریشانیاں تھیں۔ درج ذیل مواقع پر کیا مباحثے کیے گئے اور کیا کیا اقدامات اٹھائے گئے؟ جدول کو بھریے۔

عوامی جلسے	
قانون ساز اسمبلی	
پریس کانفرنس	
وزیر اعلیٰ	

5۔ اسمبلی میں ایم۔ایل۔اے (MLAs) کے ذریعے کیے جانے والے کاموں اور سرکار کے محکموں کے ذریعے کیے جانے والے کاموں میں کیا فرق ہے؟

فرہنگ

حلقہ انتخاب (Constituency): ایک مخصوص علاقہ جہاں کے رہنے والے تمام ووٹر اپنا نمائندہ چنتے ہیں۔ جیسے یہ ایک پنچایت وارڈ یا ایک ایم۔ایل۔اے کا علاقہ ہوسکتا ہے۔ اکثریت (Majority) ایک ایسی صورتحال ہے جب کہ ایک گروپ کے نصف سے زیادہ ممبران کسی فیصلے یا منصوبے کی تائید کرتے ہیں۔ اس کو سادہ اکثریت بھی کہا جاتا ہے۔

حزب مخالف (Oppoistion): یہ ان چنے ہوئے نمائندوں کی طرف اشارہ کرتا ہے جو حکمراں پارٹی کے ممبر نہیں ہیں اور جو حکومت کے فیصلے اور کارکردگی پر سوالات کرنے کا رول ادا کرتے ہیں۔ اور غور وفکر کرنے کے لیے اسمبلی میں نئے نئے مسائل اٹھاتے ہیں۔

پریس کانفرنس (Press Conference): میڈیا کے صحافیوں کا اجتماع جنھیں مخصوص مسائل پر سوالات کرنے اور سننے کے لیے مدعو کیا جاتا ہے۔ پھر ان سے یہ توقع کی جاتی ہے کہ وہ عوام تک ان خبروں کو پہنچائیں گے۔

© NCERT not to be republished